رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

انا الفضل بید الله یؤتیه من یشآء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ ۔ الفضل قادیان

الله اکبر ۔ غلام احمد قادیانی

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

روزنامہ
الفضل قادیان

T... DAILY.
ALF... QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۴ مورخہ ۲۹ شعبان ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۳۶ء نمبر ۱۱۸

بخدمت جناب بابو ... گنج مغلپورہ ... Moghalpura

Digitized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ۔ نومبر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق آج شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ آپ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے ناظر تعلیم و تربیت کو نسبتاً آرام ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؛

آج حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب مقامی امیر نے خطبہ جمعہ پڑھایا ۔ جس میں سورۂ جمعہ کی ابتدائی آیات کی تفسیر کرتے ہوئے جماعت کو خلافت سے کامل وابستگی کی طرف پُر زور توجہ دلائی ؛

جموں کالج کی فٹ بال ٹیم کا میچ آج تعلیم الاسلام ہائی سکول سے ہوا ۔ جس میں دونوں ٹیمیں برابر رہیں ۔ جموں کالج کی ٹیم ساڑھے تین بجے کی ٹرین سے واپس چلی گئی ۔ آج صبح اس ٹیم کو منصور کلب کی طرف سے ٹی پارٹی دی گئی ۔ جس میں بعض بزرگان سلسلہ نے بھی شرکت فرمائی ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کیمیا کا سچا نسخہ

"خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت اور قدرت کا تجربہ اگر ہو ۔ تو وہ اس حالت میں بھی انسان کو نا امید نہیں کر سکتا ۔ کہ جب انسان پا بہ زنجیر زندان میں ہو ۔ میں دیکھتا ہوں ۔ کہ دنیا کے اور اسباب کے سب امیدیں رگ ٹوٹ چکی ہیں ۔ لیکن جب تک ہم قبر میں داخل ہو جائیں ۔ یہ امید ہماری ٹوٹنے کے قابل نہیں ہے ۔ کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو ہر ایک بات پر قادر ہے ۔ انسان کی طبیعت کچھ ایسی واقعہ ہوئی ہے ۔ کہ دو چار تجربہ سے خواص اشیاء پر یقین کر لیتا ہے ۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں ۔ کہ پانی ہمیشہ پیاس کو بجھاتا ہے ۔ اور روٹی ایک بھوکے انسان کو سیر کرتی ہے ۔ کسٹر آئل دست لاتا ہے ۔ سم الفار پوری خوراک پر ہلاک کرتا ہے ۔ تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم پر کیوں یقین نہ کریں ۔ جس کو ہم اپنی زندگی میں صدہا مرتبہ آزما چکے ہیں ۔ سچ تو یہ ہے ۔ کہ گھبراہٹ ضعفِ ایمان کے باعث ہوتی ہے ۔ اگر کسی کو یہ یقین ہو کہ میرا ایک خدا ہے ۔ جو مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا ۔ تو ممکن ہی نہیں ۔ کہ وہ غمگین ہو ۔" "کیونکہ اس سے بڑھ کر کوئی لذت نہیں ۔ کہ اس بات کو آزما لیا جائے ۔ کہ درحقیقت خدا موجود ہے ۔ اور درحقیقت وہ قادر ہے ۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔ اور وہ کریم و رحیم ہے ۔" "یہ ایسی باتیں نہیں ہیں ۔ کہ محض طفل تسلی کے طور پر دل خوش کن باتیں ہوں ۔ بلکہ اگر دنیا میں نجات کے لئے یہ راہ کشادہ نہ ہوتی ۔ تو یہ کسی کی زندگی سے مرنا بہتر تھا ۔ یہ سچا نسخہ کیمیا کا ہے ۔ جو ہمارا ایک خدا ہے ۔ جو تمام باتوں پر قادر ہے ۔" (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ ...)

موجودہ قانون کا ایک بڑا نقص

یتیموں اور بیواؤں کے مکانات کی قرقی اور نیلامی کی اجازت

رائج الوقت قانون میں بعض ایسے نقائص اور خامیاں پائی جاتی ہیں کہ بسا اوقات ایک معمولی انسان بھی ان کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے اور بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ الٰہی ان علم و عقل کے دعویداروں کی عقل و فراست پر تو نے کیوں پردہ ڈال دیا۔ کہ اس قسم کا قانون انہوں نے نافذ کیا۔ مثلاً زیر دفعہ ۶۰ ضابطہ دیوانی ایک کاشتکار کا گھر قرقی و نیلامی سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے یہ ایک ایسا حکم ہے کہ اس کی معقولیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن فرض کرو غریب کاشتکار۔ اندھا۔ لنگڑا یا پاگل ہو جانے کے سبب بے کار ہو جائے۔ تو پھر قانون اس کے مکان کی قرقی اور نیلامی کو جائز قرار دیتا ہے۔

دوسری مثال میں ایک کاشتکار ننھے ننھے یتیم بچے اور بے کس و بے پناہ بیوہ اس بے رحم دنیا میں حوادث کا مقابلہ کرنے کو جب چھوڑ جاتا ہے۔ تو رائج الوقت قانون بھی اپنا دست شفقت ان کے سر سے اٹھا لیتا ہے اور کہتا ہے تمہارے باپ کی زندگی میں ہم نے تمہارے مکان کی حفاظت کی لیکن اب تم جانو اور تمہارا کام۔

اسلام نے حکومت کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ یتیموں۔ بیواؤں اور معذوروں کی کفالت کرے۔ اب ہر مہذب حکومت یا سلطنت نہ صرف اس اصول کو درست تسلیم کر رہی ہے۔ بلکہ حتی المقدور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ حکومت ہند اگر یتیموں وغیرہ کی پرورش کا انتظام کرنے سے معذور ہے تو کم از کم اس کا یہ تو فرض اولیں ہے کہ وہ یتیموں۔ رانڈوں کو گھر سے بے گھر نہ ہونے دے۔

پنجاب کی مختلف سیاسی پارٹیاں جو غریبوں کی حمایت کا دعویٰ کرتی ہیں انہیں یتیموں اور بیوگان کی مدد کو اپنے پروگرام میں شامل کرنا چاہیئے یہ ایسا سوال نہیں کہ اس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کا اختلاف ہو یہ معاملہ دیہاتی اور شہری کے تنازعات اور اختلافات سے بھی بالا ہے۔ (حارث)

ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر لاہور

ابتدائی جانب سول

کیس ۱۰۹ آف ۱۹۳۵ء

دربارہ انڈین کمپنیز ایکٹ ۷ آف ۱۹۱۳ء اور معاملہ نیشنل موویٹون لمیٹڈ

(زیر دیوالیہ لاہور)

دی آنریبل سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس عدالت نے ۶ نومبر ۱۹۳۶ء کو صادر کردہ ایک حکم کے ذریعہ مسٹر بھگوتی شنکر ۱۰ ایبٹ روڈ لاہور کو مذکورہ بالا کمپنی کا آفیشل لیکوڈیٹر مقرر کیا ہے۔

میرے دستخط اور ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر لاہور کی مہر کے ساتھ آج ۱۲ نومبر ۱۹۳۶ء کو جاری ہوا۔

دستخط۔ کے۔ سی دیب

ڈپٹی رجسٹرار

تبلیغ احمدیت کے لئے احباب اپنے اوقات وقف کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے ضمن میں مخلصین جماعت سے ایک مطالبہ یہ بھی کیا ہے۔ کہ ملازم پیشہ اپنی رخصتیں زمیندار اپنے فارغ ایام اور تجار و صناع کچھ وقت نکال کر تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ ابتداءً تحریک میں تو دوستوں نے توجہ فرمائی۔ اور اس کے جو شاندار نتائج نکلے۔ وہ اخبار بین احباب سے مخفی نہیں۔ لیکن آج کل جس گرمجوشی کے ساتھ اس مطالبہ پر لبیک کہنے کی ضرورت ہے۔ اس میں ابھی بہت کسر باقی ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشن اپنی اشاعت کے لئے ہمارا رہین منت نہیں۔ البتہ ہم ضرور محتاج ہیں اس امر کے کہ خداوند کریم اس مشن کی اشاعت کے لئے ہم کو بھی موقعہ دے۔ اور اس طرح ہم اس کی رضا حاصل کر سکیں۔

اس سلسلے نے پھیلنا ہے اور ضرور پھیلنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خداوند قدوس کے جو وعدے ہیں وہ پورے ہونگے خواہ جلد یا بدیر۔ مگر وائے بدقسمتی ہماری کہ ہم اپنی سستیوں اور غفلتوں کی وجہ سے ان کو پیچھے ڈالیں۔

اس قسم کی تحریکوں کے وقت ہمیشہ نہیں آتے۔ یہ ایک موقعہ ہے جو ہمیں دیا گیا ہے۔ ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور بڑھ چڑھ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے میدان عمل میں آنا چاہیئے۔ تاکہ ہم حضور کی دعاؤں اور حضرت باری تعالےٰ کے افضال کے وارث بنیں۔

انچارج تحریک جدید

ضرورت رشتہ

ایک سیدہ لڑکی عمر ۱۸ سال وطن دہلی کی جانب کسی قدر خواندہ کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔

مفتی محمد صادق قادیان

ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر لاہور

جانب ابتدائی سول

کیس ۱۰۹ آف ۱۹۳۵ء

دربارہ انڈین کمپنیز ایکٹ ۷ آف ۱۹۱۳ء اور معاملہ نیشنل موویٹون لمیٹڈ

(زیر دیوالیہ لاہور)

دی آنریبل سر جان ڈگلس ینگ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے ۶ نومبر ۱۹۳۶ء کو صادر کردہ ایک حکم کے رو سے معاملہ مذکورہ بالا میں میاں محمد اصغر خان بانگھرال آف گجرات کے کنٹریبیوٹری اور کریڈیٹر کمپنی ہذا کی درخواست پر حکم دیا ہے۔ کہ نیشنل موویٹون لمیٹڈ کو عدالت ہذا کے ذریعہ دیوالیہ قرار دے دیا جائے۔

آج ۱۲ نومبر ۱۹۳۶ء کو میرے دستخط اور ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر لاہور کی مہر کے ساتھ جاری ہوا۔

دستخط۔ کے۔ سی۔ دیب

ڈپٹی رجسٹرار

Digitized by Khilafat Library

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ عطاء اللہ صاحب قریشی بی اے ایل ایل بی
سب جج درجہ سوم و جج مطالبہ خفیفہ بٹالہ

دعوے اپیل دیوانی ۳۴/۳۲ سنہ ۱۹۳۶ء

مکھن سنگھ ولد بھاگ ذات جٹ سکنہ بھگتو پورہ تحصیل بٹالہ

بنام

گنڈو

دعوے ۷۰ روپے

بنام۔ گنڈو ولد گلاب قوم چوہڑہ ساکن حال اوکاڑہ منڈی ضلع منٹگمری

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی گنڈو مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام گنڈو مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر گنڈو مذکور تاریخ ۱۳/۱۱ کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۱۱/۲ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ صرف دس آسان سبق پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library

عرق فولاد

نہائت ہاضم مقوی اعصاب و مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ بواسیر خونی و بادی کے لئے بھی مفید ہے۔ معدہ و جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

عید مبارک

کی خوشی میں نصف قیمت پر اپنے کارخانہ کے مندرجہ ذیل مشہور تحفے فروخت کئے جائیں گے۔ آج ہی آرڈر دے کر فائدہ اٹھائیں۔

	اصلی قیمت	رعائتی قیمت
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ خاص	۸ روپے	۴ روپے
" " " " اول	۵ روپے	۲/۸ روپے
امیرانہ چینی سوتی پشاوری لنگی درجہ خاص	۴ روپے	۲ روپے
" " " " اول	۲ روپے	ایک روپیہ

چھ لنگیوں کے خریدار کو ایک لنگی مفت انعام

ملنے کا پتہ:۔ علی بھائی اینڈ کمپنی سوداگران لنگی پٹکہ لودیانہ پنجاب

جریان۔ احتلام سرعت کی زبردست دعا

امرت بوٹی

اس بوٹی کے استعمال سے بیس بیس سال کا پرانا جریان اور سرعت کی بیماری رفع ہو گئی ہے۔ بوڑھوں کو جوان نامردوں کو مرد بنانے کی اعلےٰ اکسیر ہے۔ قیمت پچاس گولی ۱۲/

بیماردانت

پائیوریا ایک خطرناک مرض ہے۔ مسوڑھوں کا خون زہریلا سانپ ہے۔ دانتوں کی تمام بیماریوں کے لئے چار قسم کی ادویات استعمال کریں۔ فوراً آرام ہوگا۔ پارس پوڈر ۱ و ۲ پارس کریم۔ پارس لوشن۔ قیمت ہر چہار ادویات ۱۲/

فقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق سند یافتہ طبیہ میڈیکل کالج لاہور جالندھر چھاؤنی پنجاب

مشینری اور زراعتی آلات

نیشکر یعنے کماد کے لئے بیلنے چارہ کترنے کی مشینیں۔ آہنی رہٹ۔ انگریزی ہل۔ آٹا پیسنے کی بیل چکیاں۔ فلور ملز چاولوں کی مشینیں سیویاں بادام روغن۔ قیمہ اور پھلوں سے رس نکالنے کی مشینیں وغیرہ خریدنے سے پیشتر ہماری باتصویر فہرست

—— مُفت ——

طلب فرمایئے

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب

محافظ جنین

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے پیچش درد پسلی یا نمونیہ۔ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲/ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر: حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پشاور ۱۲ر نومبر۔ سرحدی کونسل کے آج کے اجلاس میں مسٹر پیر بخش کا وہ ریزولیوشن منظور ہو گیا۔ جس میں حکومت سے سفارش کی گئی تھی۔ کہ سرائے جہان آباد کو مسلمانوں کے حوالے کر دے یہ سرائے حکومت کے قبضہ میں ہے اور عوام الناس اسے گور کھٹڑی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

پٹنہ ۱۲ر نومبر۔ سر ایس کرجی قائم مقام چیف جسٹس کلکتہ ہائی کورٹ اپنی خدمات سے کل ریٹائر ہو گئے۔ آپ بہار میں بود و باش کا ارادہ رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایک وکیل کی حیثیت سے پٹنہ ہائی کورٹ میں پریکٹس کریں۔

حیدر آباد دکن ۱۲ر نومبر۔ حکومت دکن کی طرف سے یہ اعلان شائع ہوا ہے کہ اعلیٰ حضرت حضور نظام کی خواہش ہے کہ جو لوگ ان کے جشن سیمیں کے موقع پر گھروں میں چراغاں کرنا چاہیں یا اسی قسم کی دوسری خوشیاں منانا چاہیں وہ ان باتوں پر اپنا روپیہ خرچ کرنے کی بجائے کسی رفاہ عام کی چیز پر لگائیں جو ایک مستقل یادگار کا کام دے سکے۔

لکھنؤ (بذریعہ ڈاک) کونسل کے اجلاس میں مسٹر سرد ائی جینتا منی کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فنانس ممبر نے کہا کہ حکومت نے سیلاب سے متاثر ہو کر لوگوں کی امداد کے طور پر ۹۳۵۰۰۰ روپیہ مالیہ معاف کر دیا ہے اور ۲۲۱۰۰۰ روپیہ مالیہ کی وصولی ملتوی کر دی ہے۔

پشاور ۱۲ر نومبر۔ صوبہ سرحد کی لیجسلیٹو کونسل نے ۸ کے مقابلہ میں ۲۰ ووٹوں سے مسٹر عبد القیوم کی اس قرارداد کو مسترد کر دیا جس کی رو سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ حکومت خان عبد الغفار خان پر سے عائد کردہ تمام قیود ہٹا دے۔ اور انہیں غیر مشروط طور پر صوبہ سرحد میں داخل ہونے اور صوبائی اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت دے۔ ہوم ممبر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ حکومت کو کوئی بغض یا عناد نہیں۔ حکومت صرف قیام امن کے سلسلہ میں اپنا فرض ادا کر رہی ہے مزید کہا۔ سرخ پوش اس لئے تیار نہیں کئے گئے۔ کہ آئینی جد و جہد کی جائے۔ بلکہ جنگ آزادی کے لئے منظم کئے گئے تھے جس کا مظاہرہ انہوں نے ۱۹۳۰ء-۳۱ء میں کیا۔

لاہور ۱۲ر نومبر۔ ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب نے پنجاب کونسل کے اجلاس کو یکم اپریل ۱۹۳۷ء تک ملتوی کر دیا ہے۔

ناگپور ۱۲ر نومبر۔ اخبار مہاراشٹر سے حکومت نظام پر بے جا نکتہ چینی کرنے کے سلسلہ میں تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

بہاولپور ۱۲ر نومبر۔ بہاولپور کے چار ہندو لیڈروں پر جو گذشتہ جنوری میں گرفتار کئے گئے تھے۔ گورنمنٹ کے خلاف سازش کرنے کا جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کا کل سپیشل ٹریبونل نے فیصلہ سنا دیا۔ اور ملزمین کو ۴ سال سے ۹ سال قید تک کی سزائیں دیں۔

بمبئی ۱۲ر نومبر۔ حکام نے آج صبح پھر گورہ فوج بلا لی ہے جس کے سپاہی فساد زدہ رقبہ میں گشت کر رہے ہیں معلوم ہوا ہے کہ فوج کا گشت اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک کہ شہر کے حالات درست نہیں ہو جاتے۔ آج حالت مقابلتہً پر سکون رہی۔

مدراس ۱۱ر نومبر۔ ضلع گنٹور میں جو تازہ سیلاب آیا تھا۔ اور اس سے جن لوگوں کو نقصان پہنچا ان کی امداد کے لئے حکومت مدراس نے بیس ہزار روپیہ کی رقم منظور کی ہے۔

لاہور ۱۲ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ انتخابات پنجاب اسمبلی میں یونی نسٹ پارٹی اور مجلس اتحاد ملت کے درمیان سمجھوتہ ہو جانے کی قوی امید ہے جس کی تصدیق اس امر سے بھی ہوتی ہے کہ ملتان ڈویژن میں اتحاد ملت کے امیدوار کے مقابلہ میں یونی نسٹ پارٹی نے کوئی امیدوار کھڑا نہیں کیا اور یونی نسٹ کے اکثر ارکان اتحاد ملت کے امیدوار کی حمایت کر رہے ہیں۔ سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ یونی نسٹ اور اتحاد ملت کے درمیان اس قسم کا سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ چنانچہ اتحاد ملت کے ایک ذمہ دار لیڈر نے ایک پرائیویٹ گفتگو میں اس کی تصدیق کی ہے۔

بمبئی ۱۱ر نومبر۔ کونسل آف سٹیٹ کی دو نشستوں کے لئے پانچ امیدواروں نے اپنے کاغذاتِ نامزدگی بھیجے ہیں۔ کاغذات نامزدگی کی پڑتال ۱۶ ماہ حال کو کی جائے گی۔ اور ووٹنگ ۱۲ر دسمبر کو شروع ہو گا۔

پشاور ۱۲ر نومبر۔ ہری پور میں مویشیوں کی ایک کامیاب نمائش ہوئی۔ جس میں گورنر سرحد لیڈی گرفتھ اور ڈپٹی کمشنر ہزارہ بھی شامل ہوئے۔ اس سال مویشیوں کی تعداد سابقہ ریکارڈ کو مات کر گئی۔ گورنر نے ۱۵۰۰ روپیہ کے انعامات بھی تقسیم کئے۔

پشاور ۱۰ر نومبر۔ سرحدی کونسل میں ہوم ممبر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ حکومت فی الحال خاکساروں پر سے عائد کردہ پابندیوں کو ہٹانے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ بعض افراد کی سرگرمیاں امن عامہ کے منافی ہیں۔

لنڈن ۱۰ر نومبر۔ مسٹر انسکیپ نے ایوان عام میں دفاعی مسائل پر تبصرہ کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ بحری اور فضائی محکموں کو ایک دوسرے کے ساتھ اشتراکِ عمل کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا ہوائی طاقت بڑھانے سے زیادہ تر مقصد یہ ہے کہ ملک کو فضائی حملوں سے محفوظ رکھا جائے۔ اگرچہ رفتار کثرت اور مضبوطی کے لحاظ سے ہمارے طیارے کسی ملک کے طیاروں سے کم نہیں لیکن فضائی طاقت کی تکمیل کے لئے جدید آلات بھی ضروری ہیں۔ آئندہ سال ہوائی جہاز زیادہ تعداد میں تیار ہو سکیں گے۔ اور یہ اضافہ ۱۹۴۲ء تک برابر جاری رہیگا مسٹر انسکیپ نے مزید کہا کہ اگرچہ فوج میں بھرتی کی رفتار سست ہے۔ لیکن بحری اور فضائی محکموں میں بھرتی کی رفتار کافی تیز ہے۔

برسلز ۱۰ر نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت بلجیم نے فرانس کو واضح طور پر مطلع کر دیا ہے کہ فرانس کے اشتراکی رجحانات کی وجہ سے بلجیم ان تمام فوجی معاہدات سے دست بردار ہوتا ہے جو اس نے فرانس کے ساتھ گذشتہ سالوں میں کئے تھے۔ بلجیم کے اعلان کا اثر یہ ہوگا کہ اگر فرانس بلجیم کے راستہ جرمنی پر حملہ کرنا چاہیگا۔ تو بلجیم اس صورت میں وہی طرز عمل اختیار کرے گا۔ جو اس نے ۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم کے دوران میں اختیار کیا تھا۔ یعنی وہ فرانس کو اپنی مملکت میں داخل ہونے سے روکے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس صورت حال کے پیش نظر بلجیم میں جنگی تیاریاں ہو رہی ہیں اور بلجیم کی حکومت جرمنی کے ساتھ ایک معاہدہ کے لئے گفت و شنید کر رہی ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ جرمنی اور روس کی لڑائی میں بلجیم غیر جانبدار رہے گا اور اگر جرمنی کے دشمنوں نے بلجیم کے راستے داخل ہونا چاہا تو وہ انہیں روکے گا۔

جبل الطارق ۱۰ر نومبر۔ باغیوں کا ایک جہاز پانچ کروزروں اور دو طیاروں کی حفاظت میں ایک ہزار مراکشی عربوں پر مشتمل فوجی دستوں کو لے کر روانہ ہو گیا ہے۔ یہ سپاہی باغیوں کے لئے امدادی کمک کا کام دیں گے۔

پیرس ۱۱ر نومبر۔ ہسپانوی سفیر نے اطلاع دی ہے کہ اگلے ہفتہ ویلنشیا میں ہسپانوی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا بیان کیا جاتا ہے کہ پارلیمنٹ موجودہ صورت حال کے پیش نظر جدید قوانین کا نفاذ کرے گی۔

لکھنؤ ۱۱ر نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یو پی کے مغربی مسلم حلقہ انتخاب کی طرف سے حاجی محمد حسین صاحب بلا مقابلہ کونسل آف سٹیٹ کے ممبر بن گئے ہیں۔

ملتان ۱۱ر نومبر۔ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب ۱۵ر نومبر [illegible]

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

احمد آباد ۱۱ نومبر (بذریعہ ڈاک)۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل صبح اپنے چند خدام سمیت بغرض معائنہ اراضی ٹاہلی دہیڈو تشریف لے گئے اور ایک وسیع علاقہ کا گھوڑے پر سوار ہو کر معائنہ فرماتے رہے۔ ۲ بجے واپس احمد آباد تشریف لائے۔

آج ۱۱ نومبر ایک سندھی معمر حافظ نبی بخش صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے بمع اپنے دو بچوں کے تشریف لائے۔ ان کے پاس سندھ کے بعض علماء کا فتوےٰ جماعت احمدیہ کے متعلق تھا۔ اور وہ اس فتوے کی وجہ سے اصل حالات معلوم کرنے کے لئے آئے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے شرفِ ملاقات بخشا۔ اور وہ نہایت مطمئن اور خوش ہو کر واپس گئے

کوچہ چابک سواراں لاہور کی متنازع مسجد احمدیوں کو مل گئی

ہائی کورٹ کا منصفانہ فیصلہ

مسجد کوچہ چابک سواراں لاہور کا مقدمہ مابین احمدیان و غیر احمدیان جو قریبًا تین چار سال سے ماتحت عدالتوں میں چل رہا تھا۔ اور سشن کورٹ نے جماعت احمدیہ کے خلاف فیصلہ یہ کیا تھا۔ کہ احمدی باجماعت نماز اس مسجد میں ادا نہیں کر سکتے۔ اس کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کی گئی تھی۔ جس کی تاریخ سماعت ۱۰ نومبر ۱۹۳۶ء بعدالت آنریبل مسٹر جسٹس جے لال ہوئی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے آنرز ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور اور فریق مخالف کی طرف سے مسٹر ڈل کشور بیرسٹر ایٹ لاء پیش ہوتے جناب شیخ صاحب نے آدھ گھنٹہ میں نہایت قابلیت سے اپنے دلائل ثبوتِ دعوےٰ میں پیش کئے۔ فریقِ مخالف کے وکیل کی تقریر سننے کے بعد آنریبل مسٹر جسٹس جے لال نے فیصلہ کے لئے ۱۲ نومبر تاریخ مقرر فرمائی۔

آج ۱۲ نومبر کو اس کا فیصلہ سُنا دیا گیا ہے۔ جس کی رو سے صرف جماعت احمدیہ کو اس مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنے کا حق دیا گیا ہے۔ اور دوسرے فریق کو فردًا فردًا نماز ادا کرنے کا۔

الحمد للہ یہ کامیابی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ اور دیگر بزرگانِ سلسلہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ احمدیت کی شاندار فتح ہے۔

(خاکسار سید دلاور شاہ بخاری امام احمدیہ مسجد محلہ چابک سواراں لاہور)

چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی آخری تاریخ

یکم دسمبر ۱۹۳۶ء

سے قبل وعدہ کی ساری رقم ادا ہونی چاہیئے

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں اسمبلی کا مصنوعی اجلاس

قادیان ۱۳ نومبر۔ آج تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہال میں ۷ بجے شام سے ساڑھے نو بجے تک طلباء و اساتذہ سکول اور اولڈ بوائز نے طلباء کو اسمبلی کے اجلاس کی نوعیت سمجھانے کے لئے ایک نقلی اجلاس کیا۔ جس میں پہلے سوال و جواب کے لئے وقت دیا گیا اور پھر ایک بل موسومہ "اصلاح سیٹ گراؤنڈز بل" پیش کیا گیا۔ بل ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے بحیثیت "ہوم ممبر" پیش کیا۔ مسٹر محمد طفیل صاحب ناز ایم۔ اے اور چوہدری عبد الرحمن صاحب بی۔ اے نے اس کی پرزور مخالفت کی۔ لیکن آخر کار یہ بل پاس ہو گیا۔ اور اس کی رو سے قرار پایا۔ کہ دار العلوم کا گراؤنڈز کی موجودہ حالت کو بہتر بنانے کے لئے چندہ جمع کر کے ایک موٹر پمپ لگایا جائے۔ اور اولڈ بوائز سے یہ رقم بالخصوص وصول کی جائے۔

اجلاس کے صدر مسٹر عبد الرحیم شبلی بی۔ کام تھے۔ اجلاس کی غرض ایک طرف تو طلباء کو اسمبلی کے اجلاس کی کارروائی سے واقفیت کرانا اور دوسری طرف سکول گراؤنڈز کی بہتری کی طرف توجہ دلانا تھی۔

حضرت امیر المومنین کے ارشاد پر حصہ وصیت میں اضافہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دوسری مشاورت ۱۹۳۶ء کے موقعہ پر وصایا میں اضافہ کرنے کا جو ارشاد فرمایا تھا۔ اس پر حسب ذیل اصحاب نے اضافہ کرنے کی اطلاع دی ہے۔ دوسرے اصحاب بھی توجہ فرمائیں۔

(۱) حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب بجائے $\frac{1}{10}$ کے $\frac{1}{9}$

(۲) مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{9}$

(۳) بابو محمد ایوب صاحب قادیان محلہ دار الرحمت $\frac{1}{9}$ کی بجائے $\frac{1}{8}$

(۴) میاں کریم بخش صاحب بھاکا بھٹی ضلع سیالکوٹ $\frac{1}{4}$ کی بجائے $\frac{1}{3}$

(۵) قاضی عبد السلام صاحب بھٹی سکنہ قادیان دار البرکات $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{9}$

(۶) بابو محمد شفیع صاحب حلقہ مزنگ لاہور $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{9}$

(۷) بابو فتح محمد صاحب حلقہ مزنگ لاہور $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{9}$

(۸) مولوی عبد الغفور صاحب پوسٹ ماسٹر ایبٹ آباد $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{9}$

(سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

بقیہ صفحہ ۳

توقف نہیں ہونا چاہیئے۔ جبکہ صدر احرار آریہ سماج سے معافی مانگنے کے لئے تیار نہ ہوں۔

مہاشہ خوشحال چند جی نے صدر احرار کی شان میں جو کچھ کہا ہے۔ اس میں کسی واقف کار کو کلام نہیں۔ لیکن ایک بات انہوں نے بہت دلچسپ فرمائی ہے۔ اور وہ یہ کہ سوامی دیانند جی کے خلاف صدر احرار کے الفاظ کو انہوں نے "کفر کے کلمے" قرار دیا ہے۔ اور ان کے متعلق معافی کا مطالبہ کرتے ہوئے لکھا ہے "جس کفر کے وہ مرتکب ہوئے ہیں۔ اس کے لئے توبہ کریں اور اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچائیں" اس سے ظاہر ہے۔ کہ احرار آریوں کے ساتھ ایسے گھلے ملے ہوئے تھے۔ کہ گویا سوامی دیانند جی کو اپنا ہادی اور راہنما مان چکے تھے۔ اور اب جو ان کے خلاف صدر احرار نے ایک لفظ کہا ہے۔ تو کفر کا ارتکاب کیا ہے۔ ذرا جماعت احمدیہ کو کافر قرار دینے والوں کا اسلام ملاحظہ ہو۔ کہ آریہ آج تک رشی دیانند جی کے ماننے ہیں ان کو اپنا ہمنوا سمجھتے رہے ہیں اور اب ذرا سے شبہ پر ان کے کفر کا فتوےٰ دے رہے ہیں۔ دیکھئے صدر احرار اس کفر کے داغ کو کس طرح دور کرتے ہیں

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ شعبان ۱۳۵۵ھ

صدر احرار آریہ سماج سے معافی مانگے

احراری گورنمنٹ کے پٹھو ہیں

احرار کی چونکہ اپنے پیدائش کے دن سے ہی یہ کوشش رہی ہے۔ کہ مسلمانوں میں تفرقہ و شقاق پیدا کر کے انہیں کمزور کریں۔ اور اپنے سیاسی و ملکی حقوق و مفادات کی حفاظت کے لئے متحد نہ ہونے دیں۔ اس لئے تنگدل اور متعصب ہندو ہر موقع پر پورے زور کے ساتھ ان کی تائید و حمایت کرتے رہے ہیں۔ اور مسجد شہید گنج کے انہدام کے موقعہ پر تو جب احرار نے کھلم کھلا غدارانہ رویہ اختیار کیا۔ ہندو پریس نے لیڈرانِ احرار خاصکر صدر احرار کی تعریف و توصیف کے پل باندھ دیئے۔ اور یہاں تک لکھا کہ مسلمانوں میں اگر کوئی کام کرنے کے قابل دیانتدار۔ دور اندیش ہوشمند اور مسلمانوں کی خیر خواہ پارٹی ہے تو وہ احرار پارٹی ہے۔ اور اب تک احرار کو بھی ہندو پریس پر بڑا ناز چلا آرہا ہے۔ اور وہ بھی ان کی ناز برداری میں دریغ نہیں کر رہا۔ چنانچہ حال ہی میں احرار نے شہید گنج کانفرنس کے خلاف ہندو اخبارات میں ہی خاص طور پر پراپیگنڈا کیا ہے۔

ان حالات میں پنجاب کا ہندو پریس جو دراصل آریہ پریس ہے۔ کیونکر برداشت کر سکتا تھا۔ کہ لیڈرانِ احرار جن کے گلے میں وہ اپنی غلامی کا طوق ڈال چکا اور جن کے سر بانیٔ آریہ سماج کے قدموں میں جھک چکے ہیں۔ ان میں سے کوئی سوامی دیانندجی کی شان کے خلاف کسی قسم کا ناپسندیدہ ریمارک کرے۔

لیکن صدر احرار مولوی حبیب الرحمن صاحب کی شامت جو آئی۔ تو انہوں نے ترنگ میں آکر حال میں بانیٔ آریہ سماج کے خلاف چند الفاظ کہدیئے۔ اس گستاخی کی اطلاع جب "ملاپ" کے ایڈیٹر مہاشہ خوشحال چند صاحب خورسند کو پہونچی۔ تو انہوں نے "مولانا حبیب الرحمن کی بکواس" کے عنوان سے ایک مختصر نوٹ میں صدر احرار کو وہ پتے کی سنائی ہیں۔ کہ ساری عمر یاد رکھینگے اور اچھی طرح سمجھ لیں گے۔ کہ انہیں اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والے اور ایک کے مقابلہ میں دس سنانے کے بعد ان سے معافی کا مطالبہ کرنے والے بھی موجود ہیں۔

مہاشہ خورسند صاحب نے جس رنگ میں صدر احرار کو مخاطب کیا ہے۔ اس نے احرار کے بہت بڑے محسن "احسان" کو بھی حیرت میں ڈال دیا ہے۔ چنانچہ "احسان" (۱۳ نومبر) لکھتا ہے "ملاپ کے مہاشہ خوشحال چند خورسند جنہوں نے تحریک شہید گنج کے سلسلہ میں صدر احرار اور مجلس احرار کے تدبر و سیاست کا ڈھنڈورا پیٹنا اپنا فرض قرار دے لیا تھا۔ آج اپنے ممدوحین سے برگشتہ نظر آتے ہیں اور وہی قلم جو کل تک مولانا حبیب الرحمن کی شان میں مدح و ستائش کے موتی بکھیر رہا تھا۔ آج طنز و ہجو کے زہر میں بجھا ہوا نشتر بن گیا ہے۔ مہاشہ جی کو شکایت ہے۔ کہ مولانا حبیب الرحمن نے چونڈہ کی احرار کانفرنس میں سوامی دیانند پر انگریز پرستی کا الزام لگایا اور کہا کہ سوامی جی گورنمنٹ کے پٹھو تھے۔ اور ہندوستان کو غلامی کی زنجیر میں جکڑ گئے ہیں۔

جہانتک ان الزامات کا تعلق ہے ہم سے زیادہ مہاشہ خوشحال چند کو ان کی تردید کا حق پہونچتا ہے اور ملاپ کی اشاعت امروزہ میں انہوں نے "مولانا حبیب الرحمن کی بکواس" کے نام سے ایک شذرہ سپرد قلم کر کے سوامی دیانند سے اپنی عقیدت کا حق ادا کر دیا ہے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ اس شذرہ کو لکھتے وقت مہاشہ جی نے استدلال کی نسبت جذبات سے زیادہ کام لیا ہے۔ اور اپنے جواب کو تردید تک محدود رکھنے کی بجائے احرار اور صدر احرار کے خلاف جوابی الزامات کا رویہ اختیار کیا ہے"

مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس موقع پر "ملاپ" کے مذکورہ بالا شذرہ کی چند سطور پیش کر دی جائیں۔ معاصر موصوف لکھتا ہے

"چونڈہ ضلع سیالکوٹ سے ایک نامہ نگار صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہاں جو احرار کانفرنس ہوئی تھی۔ اس میں مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی نے تقریر کرتے ہوئے مہرشی سوامی دیانند جی مہاراج کے متعلق یہ کہا۔

"سوامی دیانند گورنمنٹ کے پٹھو تھے اور ہندوستان کو غلامی کی زنجیر میں جکڑ گئے ہیں"۔ اس کے علاوہ مولانا صاحب نے جو کچھ کہا۔ اس سے مجھے کوئی سروکار نہیں ہے۔ لیکن اگر ان کی زبان سے متذکرہ کفر کے کلمے نکلے ہیں تو میں ان کی اس دریدہ دہنی کو بکواس ہی کا نام دینے پر مجبور ہو سکتا ہوں۔ مولانا حبیب الرحمن کے متعلق یہ سُنا گیا تھا۔ کہ آپ بڑے آزاد خیال مسلمان ہیں۔ اور لدھیانہ میں عام طور پر آریہ سماجی ہندوؤں کی شہ پر ہی آپ بہت سے کام کرتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ خبر تھی۔ کہ آپ کے سینہ میں ایک ایسا دل موجود ہے۔ جس میں مہرشی سوامی دیانند جی کے خلاف اتنا گندا مواد بھرا ہوا ہے"۔

اس کے بعد مولوی حبیب الرحمن کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے۔ "گورنمنٹ کے پٹھو سوامی دیانند جی نہیں تھے۔ بلکہ احراری ہیں۔ جو حکومت کے ایما پر ناچتے رہتے ہیں۔ کبھی قادیان میں کانفرنس کرتے ہیں۔ اور کبھی کشمیر کے خلاف جدوجہد کرتے ہیں۔ میرے پاس اس بات کا ثبوت موجود ہے۔ کہ احراریوں نے سرکاری شہ پر کئی حرکتیں کیں اور صوبہ پنجاب میں تفرقہ کو بڑھایا اور اگر ضرورت پڑی تو میں ایسے سرکاری پٹھوؤں کو جو احراری بھی کہلاتے ہیں۔ بے نقاب کر دونگا فی الحال تو اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ مولانا حبیب الرحمن نے مہرشی سوامی دیانند کے خلاف جو بکواس کی ہے۔ اس کے لئے وہ معافی مانگیں اور جس کفر کے وہ مرتکب ہوئے ہیں اس کے لئے توبہ کریں۔ اور اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا لیں"۔

جہاں اس جواب کے معقول ہونے میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا۔ وہاں یہ کہنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ احرار کے سرکاری پٹھوؤں کو بے نقاب کرنے کا ثبوت کسی دوسرے موقعہ کے لئے اُٹھا رکھنا مناسب نہ تھا۔ بلکہ چاہیئے تھا۔ کہ اسی وقت پیش کر دیا جاتا۔ تا دوسرے ثابت شدہ امور کے ساتھ مل کر احرار کی مکمل روسیاہی کا باعث بن جاتا۔ اخبار "احسان" نے بھی مہاشہ خورسند جی کو اسی طرف متوجہ کیا ہے۔ جبکہ اس نے لکھا "ہمیں افسوس ہے کہ مہاشہ جی کی تحریر میں دلیل اور معقولیت سے بالکل خالی نظر آتی ہے۔ اور ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ قادیان کانفرنس کے انعقاد اور احرار کی "دیگر حرکتوں" میں کس طرح حکومت کا ایماء کام کر رہا تھا۔ سرکار پرستی کے الزام کے علاوہ مہاشہ جی نے اپنے شذرہ کے آغاز میں یہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ مولانا حبیب الرحمن کی ساری حریت پروری آریہ سماجیوں کی پشت پناہی کا ثمر ہے۔

یہ الزامات بہت سنگین ہیں اور خدمت قوم اور آزادیٔ وطن کے ایک مدعی کیلئے سرکار پرستی سے بڑا کوئی جرم نہیں ہماری رائے میں مہاشہ خوشحال چند خورسند کی یہ تحریر اپنی نوعیت کے لحاظ سے مولانا حبیب الرحمن کی اس تقریر سے کچھ مختلف نہیں۔ جو انہوں نے لاہور میں مولانا ظفر علی خاں کے خلاف کی تھی۔ اور مہاشہ جی کو ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے۔ کہ وہ مولانا حبیب الرحمن سے معافی مانگیں۔ انہوں نے احرار کے خلاف ایک الزام کا ثبوت بھی مہیا کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی"۔

پس مہاشہ خورسند جی کو چاہیئے۔ کہ اس معقول مطالبہ کو کسی دوسرے وقت پر نہ اٹھا رکھیں۔ بلکہ ابھی پورا کر دیں۔ یعنی ان کے پاس احرار کے سرکاری پٹھو ہونے کے جو ثبوت ہیں انہیں پبلک میں لے آئیں۔ اور اس صورت میں تو انہیں ایک لمحہ کی بھی...

Digitized by Khilafat Library

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی "وحی نبوت" نہ تھی؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مولوی محمد علی صاحب کے قیاسات

(۳)

نبی - ولی اور ایک عامی کے الہام میں مابہ الامتیاز

کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی مقرر ہو کر مبعوث ہوتے ہیں۔ اور ان کے علاوہ وہ لوگ جو گو نبی تو نہیں ہوتے۔ مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ولایت کا خاص درجہ انہیں عنایت ہوتا ہے۔ ان کو بھی الہام ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی سے مشرف کئے جاتے ہیں۔ ایک دوسرے معمولی شخص کو بھی کبھی کبھار الہام ہو جاتا ہے۔ بلکہ بدکار اور فاسق و فاجر لوگوں کو بھی سچا خواب آ جاتا ہے۔ جو یقیناً از قسم وحی ہے۔ تو اس صورت میں مابہ الامتیاز کیا ہوا۔ واقعی یہ ایک اہم سوال ہے اور ایسا اہم کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اس کے جواب کی طرف کئی دفعہ توجہ فرمائی ہے۔ چنانچہ ایک جگہ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس جگہ میں ان لوگوں کا وہم بھی دور کرنا چاہتا ہوں۔ جو ان شکوک اور شبہات میں مبتلا ہیں۔ جو اولیاء اور انبیاء کے الہامات اور مکاشفات کو دوسرے لوگوں کی نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے کیونکہ اگر نبیوں اور ولیوں پر امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ تو دوسرے لوگوں پر بھی کبھی کبھی کھل جاتے ہیں۔ بلکہ بعض فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آ جاتی ہیں۔ بلکہ بعض پرلے درجہ کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں۔ کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ پس جبکہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی اور خاص درجہ کے آدمی تصور کرتے ہیں۔ ایسے ایسے بدچلن آدمی شریک ہیں۔ جو بدچلنیوں اور بدمعاشیوں میں چھٹے ہوئے اور شہرۂ آفاق ہیں۔ تو نبیوں اور ولیوں کی کیا خصوصیات باقی رہی سو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ درحقیقت یہ سوال جس قدر اپنی اصلی کیفیت رکھتا ہے۔ وہ سب درست اور صحیح ہے۔ اور جبرئیلی نور کا چھیالیسواں حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے۔ جس سے کوئی فاسق اور فاجر اور پرلے درجہ کا بدکار بھی باہر نہیں۔ بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں۔ کہ تجربہ میں آ چکا ہے۔ کہ بعض اوقات ایک نہایت درجہ کی فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے جس کی تمام جوانی بدکاری میں گزری ہے کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے۔ اور زیادہ تر تعجب یہ ہے۔ کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ "بادہ بسر و آشنا ببر" کا مصداق ہوتی ہے۔ کوئی خواب دیکھ لیتی ہے۔ اور وہ سچی نکلتی ہے۔ مگر یاد رکھنا چاہیے کہ ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔ کیونکہ جبرئیلی نور آفتاب کی طرح جو اس کا ہیڈ کوارٹر ہے تمام معمورہ عالم پر حسب استعداد ان کی اثر ڈال رہا ہے۔ اور کوئی نفس بشر دنیا میں ایسا نہیں۔ کہ بالکل تاریک ہو۔ کم سے کم ایک ذرہ سی محبت وطن اصلی اور محبوب اصلی کی ادنےٰ سی ادنےٰ سرشت میں بھی ہے۔ اس صورت میں نہایت ضروری تھا۔ کہ تمام بنی آدم پر یہاں تک کہ ان کے مجانین پر بھی کسی قدر جبرئیلی کا اثر ہوتا۔ اور فی الواقعہ ہے بھی۔ کیونکہ مجانین بھی جن کو عوام الناس مجذوب کہتے ہیں۔ اپنے بعض حالات میں بوجہ اپنے ایک طور کے انقطاع کے جبرئیلی نور کے نیچے جا پڑتے ہیں۔ تو کچھ کچھ ان کی باطنی آنکھوں پر اس نور کی روشنی پڑتی ہے جس سے وہ خدا تعالیٰ کے تصرفات خفیہ کو کچھ دیکھنے لگتی ہے۔ مگر ایسی خوابوں یا ایسے مکاشفات سے نبوت اور ولایت کو کچھ صدمہ نہیں پہونچتا۔ اور ان کی شان بلند میں کچھ بھی فرق نہیں آتا۔ اور کوئی التباس حیران کرنے والا واقعہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ درمیان میں ایسا فرق بیّن ہے۔ کہ جو بدیہی طور پر ہر ایک سلیم العقل سمجھ سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خواص اور عوام کی خوابیں اور مکاشفات اپنی کیفیت اور کمیت اتصالی اور انفصالی میں ہرگز برابر نہیں ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے خاص بندے ہیں۔ وہ خارق عادت کے طور پر نعمت غیبی کا حصہ لیتے ہیں۔ دنیا ان نعمتوں میں جو انہیں عطا کی جاتی ہیں۔ صرف ایسے طور کی شریک ہے۔ جیسے شاہ وقت کے خزانہ کے ساتھ ایک گدا دریوزہ گر ایک درم کے حاصل رکھنے کی وجہ سے شریک خیال کیا جائے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ اس ادنےٰ مشارکت کی وجہ سے نہ بادشاہ کی شان میں کچھ شکست آ سکتی ہے۔ اور نہ اس گدا کی شان بڑھ سکتی ہے۔ اور اگر ذرہ غور کرکے دیکھو۔ تو یہ ذرہ مثال مشارکت ایک کرم شب تاب بھی جس کو پٹ بیجنا یا جگنو بھی کہتے ہیں۔ آفتاب کے ساتھ رکھتا ہے۔ تو کیا وہ اس مشارکت کی وجہ سے آفتاب کی عزت میں سے کوئی حصہ لے سکتا ہے۔ سو جاننا چاہیے۔ کہ درحقیقت تمام فضیلتیں باعتبار اعلےٰ درجہ کے کمال کے جو کمیت اور کیفیت کے اسے حاصل ہو پیدا ہوتی ہیں۔" (توضیح مرام ص۸۴، ۸۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان واضح الفاظ سے ثابت ہے۔ کہ نبی اور ولی اور ان کے مقابل ایک عام آدمی میں جسے کوئی سچا خواب یا کشف یا الہام ہو جاتا ہے کثرت و قلت کا فرق ہے۔ وہ کثرت الہامات جو انہیں حاصل ہوتی ہے۔ وہ عام آدمی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ نہ وہ شان جو ان کے الہامات کو حاصل ہوتی ہے۔ اس کے الہام کی ہوتی ہے۔

نبی - رسول - اور ایک عامی کے الہام میں مابہ الامتیاز

اس سے قبل یہ واضح کیا جا چکا ہے۔ کہ نبی - ولی - اور ان کے مقابل ایک عام آدمی کے الہام میں کیا مابہ الامتیاز ہے۔ اب اس امر کی صراحت بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ نبی - رسول - اور ایک عام آدمی کے الہام میں کیا فرق ہے۔ اس کے لئے حضور علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"بہت سے نادان اس خیال میں گرفتار ہیں۔ کہ ہمیں بھی بعض اوقات سچی خواب آ جاتی ہے۔ یا سچا الہام ہو جاتا ہے۔ تو ہم میں اور ایسے اعلےٰ مرتبہ کے لوگوں میں فرق کیا ہوا۔ اور ان عالی مرتبہ لوگوں کی کیا خصوصیت باقی رہی اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس قدر طاقت خواب دیکھنے یا الہام کی اس غرض سے عام لوگوں کی فطرت میں رکھی گئی ہے۔ کہ تا ان کے پاس بھی ان باریک باتوں کا کوئی نمونہ ہو۔ جو اس جہان سے وراء الوراء باتیں ہیں۔ اور اس طرح وہ اپنے پاس ایک نمونہ دیکھ کر دولت قبول سے محروم نہ رہیں۔ اور ان پر اتمام حجت ہو جائے ورنہ اگر انسانوں کی یہ حالت ہوتی کہ وحی اور رویا صادقہ کی حقیقت سے وہ بالکل بے خبر ہوتے۔ تو بجز انکار کے کیا کر سکتے تھے۔ اور اس حالت میں کسی قدر معذور تھے۔ پھر جبکہ باوجود موجود ہونے اس نمونہ کے زمانہ حال کے فلسفی اب تک وحی اور رویاء صادقہ کا انکار کرتے ہیں۔ تو اس وقت عام لوگوں کا کیا حال ہوتا۔ جبکہ ان کے پاس کوئی بھی نمونہ نہ ہوتا۔ اور یہ خیال کہ ہمیں بھی بعض اوقات سچی خوابیں آ جاتی ہیں۔ یا کوئی سچے الہام ہو جاتے ہیں۔

245

اس سے رسولوں اور نبیوں کی عظمت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ ایسے لوگوں کے رویا اور الہام شکوک اور شبہات کے دخان سے خالی نہیں ہوتے۔ اور باایں ہمہ مقدار میں بھی کم ہوتے ہیں۔ پس جیسا کہ ایک مفلس ایک پیسہ کے ساتھ ایک بادشاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہیں کہہ سکتا۔ کہ میرے پاس بھی مال ہے۔ اور اس کے پاس بھی۔ ایسا ہی یہ مقابلہ بھی ہیچ اور سراسر حماقت ہے۔" (حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم صلا)

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی اور رسول اور ان کے مقابل ایک عام آدمی کے الہام میں کیفیت و کمیت کا فرق ہوتا ہے۔ نبی اور رسول کا الہام اپنی شان میں اتم۔ اور اپنی مقدار میں اکمل ہوتا ہے۔ لیکن عام آدمی جسے کبھی کبھار کوئی سچی خواب یا کوئی کشف یا الہام ہو جاتا ہے۔ اس کا خواب یا الہام اول تو کئی قسم کے غبار سے آلودہ ہوتا ہے اور الہام صحیح کی پوری شان اس میں ظاہر نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس شخص کی روحانی حالت ناگفتہ بہ ہوتی ہے۔ دوسری یہ کہ وہ نہایت ہی کم مقدار میں ہوتا ہے۔ جسے نبی اور رسول کے الہامات جو مقدار میں اکملیت کی حالت کو پہونچے ہوتے ہیں۔ کے سامنے پیش کرنا اپنی حماقت اور جہالت کا مظاہرہ کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔

ولی۔ ملہم۔ صادق اور ایک عامی کے الہام میں مابہ الامتیاز

اس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"اب سوچنا چاہیئے۔ کہ غیب کا سچا علم غیر کو ہرگز نہیں دیا جاتا۔ اور گو ممکن ہے۔ کہ غیر کو بھی جس کے تعلقات خدا سے محکم نہیں۔ کبھی سچی خواب آ جائے یا سچا کشف ہو جائے۔ لیکن ولایت اور قبولیت کے علامات میں لازمی طور پر یہ شرط ہے۔ کہ امور غیبیہ اور پوشیدہ باتیں اس قدر ظاہر ہوں۔ کہ وہ اپنی کثرت میں دنیا کے تمام لوگوں سے بڑھے ہوئے ہوں۔ اور اس کثرت سے ہوں کہ کوئی بھی ان کا مقابلہ نہ کر سکے۔" (تریاق القلوب صلا۱۲۳)

اس حوالہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عام ولی کا ذکر نہیں فرما رہے۔ بلکہ سید الاولیاء اور قطب الاقطاب کا ذکر فرما رہے ہیں جو کثرت مکالمہ و مخاطبہ میں اپنے تمام اہل زمان پر فوقیت رکھتا ہو۔ مگر اس میں بھی شک نہیں۔ کہ حضور علیہ السلام کی اس تحریر اور دیگر کئی تحریروں سے یہ بات بپایہ ثبوت پہونچ چکی ہے۔ کہ اولیاء اللہ کو عوام کی نسبت کثرت سے مکالمہ اور مخاطبہ حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کو جو تعلق اس کے اولیاء سے ہو سکتا ہے۔ وہ یقیناً ان لوگوں سے نہیں ہو سکتا۔ جو اس سے لاپروا اور اس کی درگاہ عالی سے روگردان ہیں۔ پس اگر کوئی اور نقلی دلیل نہ بھی ہوتی۔ تو بھی عقل اس کے لئے ایک شاہد ناطق تھی۔ بہرحال اس سے کسی شخص کو انکار نہیں۔ کہ ولی کو عام کی نسبت کثرت سے الہام و وحی کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

نبی اور ولی کے الہام و وحی میں مابہ الامتیاز

یہ پڑھ کر کہ انبیاء کی وحی کو عام لوگوں کی وحی کی نسبت بہت زیادہ صفائی۔ اور کثرت حاصل ہوتی ہے۔ اور کہ اولیاء کی وحی کا مابہ الامتیاز بھی یہی ہے۔ کہ وہ عوام کے الہام و کشف کی نسبت کیفیت اور کمیت میں کامل ہوتی ہے۔ طبعاً یہ سوال پیدا ہوگا۔ کہ پھر انبیاء اور اولیاء کی وحی میں مابہ الامتیاز کیا ہوا؟ قبل اس کے کہ میں اس سوال کا حل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے پیش کروں اتنا عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ جب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ انبیاء کو کثرت سے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہوتا ہے۔ تو اس سے مراد کثرت حقیقی ہوتی ہے۔ یعنی وہ اپنی شان کیفیت اور کمیت میں اتم اور اکمل ہوتا ہے۔ اس میں کیفی ہو یا کمی۔ کسی قسم کی کثافت باقی نہیں رہتی۔ اور وہ اپنی ہر شان میں اتم اور اکمل نظر آئے گا۔

پھر جب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ انبیاء کے علاوہ اولیاء کو بھی کثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ حاصل ہے۔ تو اس سے مراد وہ کثرت ہوتی ہے۔ جسے کثرت اضافی یا نسبتی کہتے ہیں۔ یعنی اگر عام لوگوں کی وحی کو مدنظر رکھا جائے۔ اور یہ دیکھا جائے کہ عام لوگوں کو کس قدر وحی اور الہام سے حصہ ملتا ہے۔ اور پھر کسی ولی اللہ کی وحی کو لے لیا جائے۔ تو اس کی وحی اس عامی شخص کی وحی سے یقیناً بہت زیادہ صاف اور بہت زیادہ مقدار میں نظر آئے گی۔

اس امر کی مثال ہمیں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے ملتی ہے۔ آپ نے عربی کی کئی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جن میں سے الہدیٰ۔ اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور آپ نے دنیا کے علماء کو ان کے مقابلہ کے لئے بلایا۔ اور چیلنج دیا۔ کہ وہ ایسی فصیح۔ اور بلیغ کتابیں لکھیں اور ساتھ ہی پیشگوئی فرما دی۔ کہ وہ فصاحت و بلاغت میں میری ان کتب کی مثل ہرگز نہ لا سکیں گے۔ علماء عالم اس چیلنج کو منظور نہ کر سکے۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش کردہ کتب کا فصاحت و بلاغت اور معارف و حقائق میں جواب پیش کر سکے۔ اور اس طرح انہوں نے آپ کی کتب کی بے نظیر اور لامثل فصاحت و بلاغت پر مہر کر دی۔ اور گویا خاموشی اختیار کر کے اس بات کا اقرار کر گئے۔ کہ ہم ان کتب کی نظیر لانے سے عاجز و درماندہ ہیں۔

اب دیکھئے۔ اس مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب لاثانی اور بے نظیر فصیح و بلیغ ثابت ہوئیں۔ اور ادھر خدا تعالےٰ کا پاک کلام چودہ سو سال سے اس امر کا مدعی ہے۔ کہ میں فصاحت و بلاغت اور دیگر معارف و حقائق بیان کرنے میں بے نظیر ہوں۔ اور کسی فرد بشر کو حوصلہ نہیں ہوا۔ کہ میرے اس دعوے کا جواب دے سکے۔ اس طرح بظاہر دونوں باتیں آپس میں ٹکرا گئیں سو اس کا جواب صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ قرآن کریم کو حقیقی بے مثل ہونا حاصل ہے۔ اور یقیناً اس کی کوئی نظیر نہیں۔ خواہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہی کیوں نہ ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا بے مثل ہونا اضافی امر ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ گو دنیا ان کی مثل لانے سے عاجز ہے۔ مگر قرآن ان سے بھی زیادہ افصح اور ابلغ اور حقایق و معارف میں زیادہ اعلےٰ ہے۔ پس گو آپ کی کتب دنیا کی فصاحت کو مدنظر رکھتے ہوئے لاثانی اور بے نظیر ہیں۔ مگر قرآن کریم کی فصاحت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی خادم اور ظل۔

بعینہ یہی معاملہ انبیاء اور اولیاء کی وحی والہام میں کثرت کا ہوتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی وحی کو حالات کے ماتحت کثرت حقیقی حاصل ہوتی ہے۔ اور اولیاء کی وحی کو کثرت اضافی۔ چنانچہ باوجودیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بات کا اعتراف فرماتے ہیں کہ انبیاء کو کثرت سے مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ نصیب ہوتا ہے۔ اور اولیاء کو بھی۔ پھر بھی آپ ان دونوں مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کے درمیان فرق کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اس صورت روحانی کے پیدا ہو جانے سے عجیب طور کی قوتیں خدا تعالیٰ کی راہ میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ باتیں جو دوسرے کہتے ہیں۔ پر کرتے نہیں۔ اور وہ راہیں جو دوسرے دیکھتے ہیں پر چلتے نہیں۔ اور وہ بوجھ جو دوسرے جا بچتے ہیں۔ پر اٹھاتے نہیں۔ ان سب امور شاقہ کی اس کو توفیق دی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنی قوت سے نہیں۔ بلکہ ایک زبردست الٰہی طاقت اس کی اعانت اور امداد میں ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library

جو پہاڑوں سے زیادہ اس کو استحکام کی رو سے کر دیتی ہے۔ اور ایک وفادار دل اس کو بخشتی ہے۔ تب خدا تعالے کے جلال کے لئے وہ کام اس سے صادر ہوتے ہیں۔ اور وہ صدق کی باتیں ظہور میں آتی ہیں کہ انسان کیا چیز ہے۔ اور آدم زاد کیا حقیقت ہے۔ کہ ۔ ۔ ۔ ۔ جب کسی کی حالت اس نوبت تک پہونچ جائے۔ تو اس کا معاملہ اس عالم سے وراء الورا ہو جاتا ہے۔ اور ان تمام ہدایتوں اور مقاماتِ عالیہ کو ظلی طور پر پالیتا ہے۔ جو اس سے پہلے نبیوں اور رسولوں کو ملے تھے۔ اور انبیاء اور رسل کا وارث اور نائب ہو جاتا ہے۔ وہ حقیقت جو انبیاء میں معجزہ کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔ وہ اس میں کرامت کے نام سے ظاہر ہوتی ہے۔ اور وہی حقیقت جو انبیاء میں عصمت کے نام سے نامزد کی جاتی ہے اس میں محفوظیت کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ اور وہی حقیقت جو انبیاء میں نبوت کے نام سے بولی جاتی ہے اس میں محدثیت کے پیرایہ میں ظہور پکڑتی ہے۔ حقیقت ایک ہی ہے۔ لیکن بباعث شدت اور ضعف رنگ کے مختلف نام رکھے جاتے ہیں۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۳۵-۲۳۸)

اس میں نہایت وضاحت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرما دیا۔ کہ شدت اور ضعف کے فرق کے باعث وہی حقیقت جو انبیاء میں نبوت کے نام سے بولی جاتی ہے۔ اس ولی میں محدثیت کے پیرایہ میں ظہور پکڑتی ہے۔

وہ کونسی حقیقت ہے۔ جو انبیاء میں بوجہ شدتِ رنگ نبوت کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔ اس کا جواب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت وکمیت کی رُو سے کمال درجہ تک پہونچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔" (الوصیت صفحہ ۱۲)

لیکن اگر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ تو بکثرت حاصل ہو۔ مگر اپنی کیفیت وکمیت کی رُو سے کمال درجہ تک نہ پہونچا ہو۔ یا بالفاظِ دیگر اُسے وہ شدت حاصل نہ ہوئی ہو۔ اور وہ اتم واکمل شان اسے میسر نہ آئی ہو۔ تو اسے محدثیت کے نام سے پکارا جائے گا۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب خود اپنی کتاب "النبوۃ فی الاسلام" صفحہ ۱۴۰ پر فرماتے ہیں۔ کہ

"دونوں حدیثوں کو ملا کر پڑھنے سے ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں۔ کہ محدث سے مراد وہی لوگ ہیں۔ جن سے مکالمہ الٰہیہ ہوتا ہے۔"

پھر لکھتے ہیں۔ "یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ رجالٌ یکلّمون سے ایسے لوگ ہی مراد ہو سکتے ہیں۔ جن کے ساتھ کثرت سے مکالمہ ہوتا ہے۔ کیونکہ دو چار کے مکالمہ پر یہ لفظ نہیں بولا جاتا۔ بلکہ یکلّمون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے ساتھ یہ اللہ کا معاملہ ہو جاتا ہے۔ کہ وہ ان کے ساتھ مکالمہ کرتا ہے۔"

ان الفاظ کو پڑھو۔ ان میں کہیں نہیں پاؤ گے۔ کہ محدث کے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ میں اس کثرت کی شرط ہے۔ جو شدت کا رنگ رکھتی ہو۔ یا اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے کمال درجہ تک پہونچی ہوئی ہو۔ پس مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کی کیفیت اور کمیت کا اتم واکمل ظہور صرف انبیاء سے مخصوص ہے۔ جیسا کہ بیان ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"ولکلٍّ حظٌّ من مکالمات اللّٰہ ومخاطباتہ علٰی حسب مدارج۔ نعم لوحی الانبیاء شانٌ اتم واکمل" یعنی اللہ تعالےٰ کے مکالمات اور مخاطبات میں سے ہر ایک کو اپنے درجہ کے مطابق حصہ ملتا ہے۔ ہاں انبیاء کی وحی کے لئے شانِ اتم اور اکمل ہوتی ہے۔" (تحفہ بغداد صفحہ ۲)

اس عبارت سے عیاں ہے۔ کہ گو مکالمہ ومخاطبہ اور وحی الٰہی دوسرے اولیاء مثل محدثین وغیرھم کو بھی بکثرت حاصل ہوتی ہے۔ مگر وہ مکالمہ جو انبیاء کو حاصل ہوتا ہے وہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے ہر طرح کمال کے درجہ کو پہنچا ہوا ہوتا ہے۔

حضور علیہ السلام ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں۔ "جاننا چاہیئے۔ کہ درحقیقت تمام فضیلتیں باعتبار اعلےٰ درجہ کے کمال کے جو کمیت اور کیفیت کے رُو سے حاصل ہو پیدا ہوتی ہیں۔" (توضیح مرام صفحہ ۸)

پس نبی اور ولی کے الہام اور وحی میں یہ مابہ الامتیاز ہوا۔ کہ نبی کی وحی اپنی کیفیت اور کمیت کے لحاظ سے اتم اور اکمل ہوتی ہے۔ مگر ولی کی وحی میں یہ اتمیت اور اکملیت شرط نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب کا ایک عجیب اعتراض

ایک شخص کو نبی ماننا اور دوسرے کو نبی نہ ماننا بلکہ صرف ایک ولی کی حیثیت دینا ایک ایسا امر ہے۔ جو طبعاً ہمیں اس امر کے تسلیم کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ کہ نبی کو وہ مکالمہ الٰہیہ یا وحی الٰہی حاصل ہے۔ جو کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔ اور اس پر وہ اسرار غیبیہ منکشف کئے جاتے ہیں۔ جو کسی دوسرے پر منکشف نہیں کئے جاتے۔ اس زیادتی اور کثرت کو "شدت" سے تعبیر کیجئے۔ "کیفیت وکمیت میں کامل ہونا" کہیئے۔ "اپنی شان میں اتم واکمل ہونے" کے الفاظ میں بیان فرمایئے یا سیدھے اور سادہ طور پر "کثرت" کا لفظ استعمال کر لیجئے۔ بات ایک ہی ہے۔ اور ہمیں ان مختلف الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے کوئی الجھن محسوس نہیں ہوتی۔ مگر مولوی صاحب تحفہ بغداد کے مندرجہ بالا الفاظ پر چپ بیٹھے ہیں۔ اور فرماتے ہیں

"نبی کی وحی بہ نسبت ولی کی وحی کے اتم اور اکمل ہوتی ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ ولی کی وحی تھوڑی ہوتی ہے۔ اور نبی کی زیادہ ہوتی ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۰۱)

مولوی صاحب سے کوئی پوچھے۔ مولانا جو وحی ولی کی وحی کی نسبت کیفیت اور کمیت میں کمال درجہ تک پہونچی ہو۔ کیا اسے اتم اور اکمل نہ کہا جائے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا الفاظ بھی اس امر کے گواہ ہیں۔ کہ جو کثرت نبی کی وحی کو حاصل ہوتی ہے۔ وہ کسی دوسرے کی وحی کو حاصل نہیں ہو سکتی۔

ہر نبی محدث ہوتا ہے

میں نے ثابت کیا ہے۔ کہ محدث کے معنی ہیں "جس کے ساتھ مکالمہ ہو یا فرشتے اس سے باتیں کریں۔" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۲۱) پس اگر وہ شخص جس سے خدا تعالےٰ معمولی بات چیت کا معاملہ رکھے۔ اور فرشتے اس سے باتیں کریں۔ محدث کہلا سکتا ہے۔ تو وہ شخص جسے ایسا مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ حاصل ہو۔ کہ کیفیت وکمیت کے لحاظ سے وہ کمال درجہ تک پہونچ چکا ہو۔ اور اس میں کسی قسم کا نقص اور کثافت باقی نہ ہو۔ اُسے یقیناً محدث اکمل کہا جا سکتا ہے۔ پس بناءً علےٰ ہذا۔ یہ امر کسی زیادہ وضاحت کا محتاج نہیں۔ کہ ہر نبی محدث ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں۔ "وجاز علٰی ھذا ان نقول ان النبی محدث علٰی وجہ الکمال لانہ جامع لجمیع الکمالات علی الوجہ الاتم الابلغ بالفعل۔ یعنی اور جائز ہے۔ کہ ہم کہدیں۔ کہ نبی علی وجہ الکمال محدث ہے۔ کیونکہ وہ سارے کمالات کو اتم اور ابلغ طور پر بالفعل اپنے اندر جمع رکھتا ہے۔" (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۹۰ بحوالہ حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲)

پھر آپ فرماتے ہیں۔ "فاعلم ارشدک اللّٰہ تعالےٰ ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوعٍ من انواع النبوۃ۔ یعنی خدا تعالےٰ تجھے ہدایت دے۔ تجھے معلوم ہونا چاہیئے کہ نبی یقیناً محدث ہوتا ہے۔ اور محدث اس لحاظ سے کہ اُسے بھی ایک قسم کی نبوت (جو مبشرات ہے) حاصل ہے۔ نبی ہے۔" (توضیح مرام ایڈیشن اول صفحہ ۱۹)

یہ امر ایسا قریب الفہم ہے۔ کہ کوئی صاحب عقل ودانش اس سے انکار نہیں کر سکتا حتیٰ کہ مولوی صاحب نے بھی اس بحث کو اشارۃً اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام میں اٹھایا اور تسلیم کیا ہے۔ کہ ہر نبی محدث ہوتا ہے۔ چونکہ یہ بحث خالی از دلچسپی نہیں۔ اس لئے میں اسے یہاں درج کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ آپ صفحہ ۸ پر لکھتے ہیں:۔

"صدیق اور شہید بننا درحقیقت اس امت کے خاص امتیازات میں سے

245
Digitized by Khilafat Library

ہے۔ یہ یاد رکھنے کے قابل بات ہے کہ شہید سے اللہ تعالیٰ کی مراد یہاں وہ شہید نہیں۔ جو محض کسی دنیوی جنگ میں دشمن کے ساتھ لڑتے ہوئے مارے جائیں۔ بلکہ یہ وہ مرتبہ ہے۔ جس میں انسان حقیقتاً اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہے۔ اور یہ بھی درحقیقت نبیوں کے کمالات میں سے ایک کمال ہے۔ کہ وہ شہید ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو وہی کمال دینے کا وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا۔ وکذالک جعلنٰکم امۃ وسطاً لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا۔ اور اسی طرح یعنے خدا کی عبادت کے سب سے پہلے گھر اور توحید الٰہی کے حقیقی مرکز کو تمہارا مرکز قرار دے کر ہم نے تم کو بہترین امت بنایا۔ تاکہ تم لوگوں کے لئے شہید بنو۔ اور رسول تمہارے لئے شہید ٹھہرے۔ دوسرے مقامات میں ہر ایک رسول کو شہید فرمایا ہے۔ تو درحقیقت شہید ہونا کمالات رسل میں سے ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ فضیلت دے کر فرمایا۔ کہ تم کو بھی شہید بنایا یعنے کمالات نبوت عطا فرمائے۔ صدیق کا لفظ بھی نبیوں کے ناموں کے ساتھ بالخصوص آتا ہے۔ انہ کان صدیقاً نبیاً (یوسف ایھا الصدیق) سو صدیقیت بھی درحقیقت نبوت کے کمالات میں سے ایک کمال ہے پس اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ فرمایا۔ کہ کامل مومنوں کو ہم صدیق اور شہید کا رتبہ دیں گے وہاں یہی مراد ہے کہ وہ کمالات نبوت کو پالیں گے"۔

یہ الفاظ کسی تشریح کے محتاج نہیں ان سے صاف صاف یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک نبی شہید بھی ہوتا ہے اور صدیق بھی۔ اور یہ دونوں کمال کمالات نبوت میں سے ہیں۔

پھر صفحہ ۱۳۲ پر مولوی صاحب تحریر کرتے ہیں :-

"غرض حدیث نے بتایا کہ وہی مرتبہ کمال جس کو قرآن کریم نے صدیق اور شہید کے نام سے موسوم کیا ہے وہی محدث کا مرتبہ ہے۔ ان دونوں عبارتوں کو ملائیں تو آپ یقیناً اس نتیجہ پر پہونچیں گے۔ کہ قرآن کریم اور حدیث شریف کی رو سے ہر ایک نبی محدث ہوتا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے جو مولوی صاحب کے قلم سے بھی نکل گئی۔ مگر افسوس کہ جس طرح مولوی صاحب نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی بار نبی اور رسول لکھا۔ اور اب محض حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز وزادہ مجداً ورفعۃً کی مخالفت کی وجہ سے آپ (علیہ السلام) کے نبی ہونے سے انکار کر دیا۔ اسی طرح خود یہ لکھ کر کہ ہر نبی محدث ہوتا ہے۔ جب یہ دیکھا کہ ہمارے آقا ہمارے سید۔ ہمارے مرشد اور ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس بات سے مولوی صاحب کے خلاف استدلال کیا ہے تو بگڑ بیٹھے اور لکھا۔

"جناب میاں صاحب نے یہ نہ بتایا کہ اس اصول کا کہ ہر ایک نبی محدث ہوتا ہے، ماخذ کیا ہے۔ کیا قرآن میں لکھا ہے کہ ہر ایک نبی محدث ہوتا ہے۔ یا حدیث میں آیا ہے؟ یا ائمہ سلف کے اقوال میں ہے .... یا کسی لغت کی کتاب میں لکھا ہے۔"

(النبوۃ فی الاسلام حاشیہ صفحہ ۱۳۲)

اللہ اللہ پہلے تو مولوی صاحب محدث کے مرتبہ کا ثبوت قرآن سے پیش کرتے ہوئے اس پر ایک تفصیلی نوٹ تحریر کرتے ہیں۔ مگر جب حاشیہ حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۰۷ پر نظر پڑی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اس امر کے قائل ہیں قائل ہی نہیں بلکہ مولوی صاحب کے مقابلہ میں اس سے استدلال بھی کی ہے۔ تو مولوی صاحب نے فوراً اس صداقت پر خط نسخ کھینچا۔ اور لکھ دیا کہ نبی کے محدث ہونے کا اصل نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں نہ تفسیر میں اور نہ لغت میں بلکہ دنیا میں کہیں بھی نہیں۔" (النبوۃ فی الاسلام حاشیہ صفحہ ۱۳۲)

اسے کہتے ہیں حق پوشی! خیر جانے دو دوستو! للہ انصاف سے کام لو۔ قرآن مجید موجود ہے۔ جس سے خود مولوی صاحب نے استدلال کیا ہے۔ حدیث موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو تحریریں میں اوپر نقل کر چکا ہوں۔ انکو پڑھو اور سوچو کہ کیا مولوی صاحب کا یہ کہنا حق ہے کہ دنیا میں کہیں بھی یہ اصل نہیں کہ نبی محدث بھی ہوتا ہے

جماعت احمدیہ پونچھ کا سری راجہ صاحب بہادر پونچھ کی خدمت میں ہدیہ کتب

سری راجہ صاحب بہادر کی خدمت میں عریضہ اور اسکا جواب

جماعت احمدیہ پونچھ کشمیر نے اسلامی کتب بطور ہدیہ پیش کرتے ہوئے سری راجہ صاحب بہادر پونچھ کی خدمت میں جو عریضہ ارسال کیا۔ اور انکی طرف سے جو جواب موصول ہوا ان کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھوالناصر

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

سری سرکار والا! ہم حضور والا کی خدمت میں یہ روحانی تحفہ پیش کرنے سے قبل اس امر کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جن اشخاص کی طرف سے حضور والا کی خدمت میں یہ تحفہ پیش کیا جا رہا ہے وہ عام انسان نہیں ہیں۔ اور نہ یہ تحفہ اس نیت سے پیش کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کوئی دنیاوی فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ یہ تحفہ اس جماعت کے افراد کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے جس نے اپنے طرز عمل اور کردار سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ وہ حضور والا کی نہایت وفادار مگر بے غرض رعایا ہے سری سرکار دولت مدار ہمارا یہ تحفہ اس نہایت خوش آئند بشارت کا حامل ہے۔ کہ وہ موعود جسکا تمام قومیں انتظار کر رہی تھیں۔ جس کے لئے امیر اور غریب بیتاب ومضطر تھے اور آہیں بھرتے ہوئے آسمان کی طرف آنکھیں لگائے بیٹھے تھے۔ اور تضرع سے دعائیں کرتے تھے کہ کاش وہ ہماری زندگی میں ظاہر ہو۔ تاہم اس کے دیدار سے سعادت اندوز ہو سکیں۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس وجود میں ظاہر ہو چکا ہے اس نے اپنے نور سے دنیا کو پُر نور اور اپنی شوکت روحانی سے فضائے عالم کو معمور کر دیا ہے۔

سری حضور عزت مآب۔ جماعت احمدیہ پونچھ کے افراد حضور والا کی خدمت میں مندرجہ ذیل کتب بطور نذرانہ پیش کرنے میں جو حقیقی اسلام کی آئینہ دار ہیں خلوص دل کے ساتھ شامل ہے اور ہمیں کامل توقع ہے۔ کہ سری سرکار والا اسے شرف قبولیت بخشتے ہوئے ہماری عزت افزائی فرمائیں گے۔ اور ان مقدس کتابوں کا شروع سے کر آخر تک کم از کم ایک بار مطالعہ فرما کر اور اس کے بعد خود اپنے مہربان ہاتھوں سے انہیں اس پبلک لائبریری کو تفویض کر سکے جو حضور والا کے نام پر قائم ہے۔ ہماری استدعا کو از راہ مہربانی وشفقت منظور کریں گے۔

سری حضور والا۔ اگر ان کتب کے مطالعہ کے بعد حضور والا کے دل میں اسلام کے متعلق معلومات میں مزید اضافہ کرنے کی خواہش پیدا ہو۔ تو ہم سرکار والا کی طرف سے آگاہی پانے پر اسلام کے متعلق مزید لٹریچر کی پیش کش کرنے کو عزت کا موجب سمجھیں گے۔

ہم سری سرکار والا۔ سری ٹکہ صاحب بہادر اور دیگر افراد خانوادہ کے لئے دلی دعا کرتے ہیں۔ کتب حسب ذیل ہیں (۱) قرآن مجید گورمکھی (۲) قرآن مجید ہندی (۳) پارہ اول (انگریزی) (۴) پورجیون دگورمکھی (۵) پیغام آف اسلام (انگریزی) (۶) تحفہ شہزادہ ویلز (انگریزی) (۷) احمدیت یا حقیقی اسلام (انگریزی) (۸) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانحیات (انگریزی) (۹) احمد مامور آخر الزمان (انگریزی)

ہم ہیں سری سرکار والا کے نہایت وفادار خدام :- ممبران جماعت احمدیہ پونچھ کشمیر

سری راجہ صاحب بہادر کے سکرٹری کی طرف سے جواب

پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ پونچھ (کشمیر)

جناب والا!

آپ کا مکتوب مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء سری راجہ صاحب بہادر کی خدمت میں پہنچا مجھے ہدایت ہوئی ہے۔ کہ میں سری راجہ صاحب بہادر کی خدمت میں پیشکردہ مقدس اسلامی لٹریچر کے متعلق آپ کا شکریہ ادا کروں۔ سری راجہ صاحب بہادر آپ کے اس ارادہ کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو آپ کی اس پیش کش کا محرک ہوا

نیاز مند

ایس کرم سنگھ سکرٹری سری راجہ صاحب بہادر پونچھ

مقدمہ قبرستان کی سماعت

گواہان صفائی کے بیانات

(از رپورٹر الفضل)

بٹالہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء - آج پھر اس مقدمہ کی سماعت ہوئی - ملزم معہ اپنے معززو کلاء کے حسب معمول موجود تھے - ساڑھے دس بجے کارروائی شروع ہو کر ایک بجے ختم ہو گئی - اور چھ گواہان صفائی نے حسب ذیل بیانات دیئے - آج بعض گواہوں پر عدالت نے خود جرح کی - مگر چونکہ مسل پر یہ نوٹ دینے سے انکار کر دیا - اس لئے بذریعہ درخواست یہ بات ریکارڈ پر لائی گئی -

بیان خیر دین صاحب وثیقہ نویس قادیان

میں غیر احمدی ہوں - ۱۵ جون ۱۹۳۶ء کی شام کو امام الدین کشمیری اور عبد اللہ درزی نے جن کی دوکان میری دکان کے پاس ہے مجھے بتایا کہ کل صبح وہ منگو کی لڑکی کو دفن نہیں کرنے دیں گے اگلے روز میں نے آٹھ بجے کے قریب عبد الرحمن کشمیری کو سبزی منڈی میں ملا - اور اس سے دریافت کیا - کہ وہ کیوں نہیں گیا - حالانکہ وہ نمبردار ہے اس نے کہا کہ میرے خربوزے بکنے والے ہیں - میں نے اسے یہ بات اس لئے کہی تھی - کہ وہ سربراہ نمبردار ہے - میں رحمت اللہ شاکر اور ظہور احمد ملتان کو جانتا ہوں - اور امام الدین کو نیشنل لیگ کے جلسوں میں تقریر کرتے سنتا ہے - جو عام طور پر احرار کے اور بعض اوقات پولیس کے خلاف بھی ہوئی ہیں -

بجواب عدالت: - امام الدین اور عبد اللہ درزی کی دکان کا فاصلہ میری دکان سے چار پانچ گز کا ہے - وہ اپنی دوکان پر ہی بیٹھے باتیں کر رہے تھے - میں نے یہ بات کسی سے نہیں کہی تھی - میں یہ نہیں کہہ سکتا - کہ ۱۶ جون کی شام کو مجھے کون کون ملا - میں قبرستان نہیں گیا - میں نے عبد اللہ اور امام الدین سے یہ نہیں پوچھا کہ وہ کیوں دفن نہیں کرنے دیں گے - میں نے پولیس میں کوئی بیان نہیں دیا - میرا لڑکا الفضل کے پریس میں ملازم نہ تھا - اسسٹنٹ ایڈیٹر رحمت اللہ شاکر ہے -

بجواب مکرر جرح: - میں نمازیں احرار کی مسجد ارائیاں اور مسجد خوجیاں میں پڑھتا ہوں - میرا لڑکا عرصہ چھ ماہ سے الفضل کے پریس میں کام نہیں کرتا مجھے پولیس نے نہیں بلایا تھا -

بیان گواہ سردار چرن سنگھ صاحب

میں منگو کمہار کو جانتا ہوں - ۱۵ جون ۱۹۳۶ء کو اس کی لڑکی فوت ہوئی تھی ۱۶ جون کو میں صبح ساڑھے سات بجے عبد الرحمن کشمیری کو سبزی منڈی میں ملا تھا - یہ اس وقت اپنے خربوزے نیلام کرا رہا تھا - میں بھی اپنے خربوزے نیلام کرانے گیا تھا - میری موجودگی میں خیر الدین گواہ نے اس سے کہا تھا - کہ وہ قبرستان میں کیوں نہیں گیا - جس کے جواب میں اس نے کہا کہ وہ خربوزے نیلام کرا رہا ہے شریف کشمیری نیلام کر رہا تھا - قریباً آٹھ بجے میں عبد الرحمن کشمیری - جان اور برکت قبرستان اکٹھے ہی گئے تھے - جان اور برکت کا کنواں اسی قبرستان میں ہے - راستہ میں ہمیں آگیا رام مڑھیاں کے قریب ملا تھا - آگیا رام نے کہا - کہ چودھری صاحب آپ اب جاتے ہیں - جنازہ تو صبح سے گیا ہوا ہے - وہاں دو تین صد احمدی تھے - چالیس پچاس احراری بھی بوہڑ کے درخت کے نیچے تھے - ہمارے جانے کے بعد کوئی مارکٹائی نہیں ہوئی - میں اور برکت احراریوں کی طرف چلے گئے - احراریوں میں عمر دین لوہار - بھوانی - ٹکا نائی - علم الدین زرگر عبد اللہ درزی وغیرہ بھی تھے - لالہ وزیر چند ہمارے بعد آیا تھا - وہ پہلے احمدیوں کی طرف گیا - اور وہاں سے احراریوں کی طرف آیا - لاش کو دفن کرنے کے بعد دعا کی گئی تھی - قبرستان کو جاتے ہوئے میں نے تہل سنگھ کو گوڈی کرتے ہوئے دیکھا تھا - میں احمدیوں کے بعد وہاں سے واپس آیا تھا -

بجواب عدالت: - کل دینی جلسہ والے مقدمہ میں میں نے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے شہادت دی تھی - میں نے اس سے قبل ۳۳-۱۹۳۲ء میں ایک احمدی کے جنازہ میں شرکت کی تھی - کیونکہ وہ میرے دوست کا لڑکا تھا - ۱۶ جون کو مجھے کسی نے قبرستان جانے کو نہیں کہا تھا - میں خود بخود ہی گیا تھا - مجھے معلوم نہیں کہ شریف عبد الرحمن کا رشتہ دار ہے - کشمیریوں کے قادیان میں ۲۰ یا ۲۵ گھر ہیں - میں قبرستان میں احراریوں کے پاس تماشہ دیکھنے کے لئے بیٹھا تھا - احمدی قبر میں مٹی ڈال رہے تھے جب میں گیا - میں نے عبد الحق کو وہاں پڑے دیکھا تھا - مگر اس سے بات چیت نہیں کی - نہ ہی احراریوں سے پوچھا - کہ اسے کس طرح چوٹیں لگی ہیں - میں بعد میں وہاں اس لئے بیٹھا رہا کہ برکت وغیرہ زمینداروں سے زمین کے متعلق بات چیت کروں - کیونکہ مرزا گل محمد صاحب سے تبادلہ کا خیال تھا - میں مرزا گل محمد سے قریباً پندرہ روز قبل ملا تھا - جب کہ تبادلہ کی بات چیت ہوئی تھی - میں نے اس وقت تک تبادلہ کیا نہیں - عبد الرحمن کشمیری ملازم نمبردار ہے - مگر میں معاملہ مرزا گل محمد کو دیتا ہوں -

بیان گواہ سیٹھ آگیا رام صاحب

منگو کی لڑکی ۱۵ جون کو فوت ہوئی تھی - اگلے روز صبح میں ڈھکو آنی کی طرف گیا تھا - جو قبرستان والی سڑک پر ہے - میں ادھر رفع حاجت کے لئے گیا تھا - میں نے جنازہ جاتے دیکھا تھا - ہندوؤں کی مڑھیاں اسی طرف ہیں - میں جب وہاں سے گھر کو واپس آ رہا تھا - تو مجھے عبد الرحمن کشمیری چرن سنگھ - برکت اور اس کا بھائی ملے یہ قبرستان کی طرف جا رہے تھے - میرے سوال پر عبد الرحمن نے کہا کہ وہ جنازے کے لئے جاتے ہیں - میں نے کہا - آپ نمبردار ہو کر اس قدر دیر سے جاتے ہیں - تو کہا خربوزے نیلام کرانے میں دیر ہو گئی - ڈھکو آنی سے قبرستان ساٹھ ستر گز کے فاصلہ پر ہے - میں عبد الحق مضروب کو جانتا ہوں وہ رنگریز اور رنیچہ بند ہے - عبد الحق کی دوکان نیچے ہے اور اوپر احرار کا دفتر ہے - اور پولیس چوکی سے سو گز کے قریب ہے - عبد الحق کا مکان اس کی دکان سے پچاس ساٹھ گز کے فاصلہ پر ہے محمد دین ماشکی کا مکان بھی وہیں ہے - محمد اسحٰق اور عبد الحق کے مکان میں ۲۰ - ۲۵ گز کا فاصلہ ہے - بٹالوی دروازہ ان کے مکانوں سے پانچ چھ سو گز ہے میرا مکان عبد الحق کی دکان سے صرف دو دکانوں کے فاصلہ پر ہے - احمدیوں کی تعداد جو جنازہ لئے جا رہے تھے دو اڑھائی سو ہو گی - اکا دکا میں نے صرف چند آدمی ہی جاتے دیکھے -

بجواب جرح: - میں خود قبرستان نہیں گیا - تہانے وغیرہ پر قریباً آدھ گھنٹہ صرف ہوا - عبد الرحمن وغیرہ ڈھکو آنی سے بیس پچیس گز کے فاصلہ پر ملے تھے - وہاں اور بھی کئی لوگ نہا رہے تھے مگر نام یاد نہیں مجھے یاد نہیں کہ اس روز اور کون ملا - لالہ وزیر چند کو میں نے نہیں دیکھا - محمد اسحٰق اور عبد الحق کے مکانات مختلف گلیوں میں ہیں - چرن سنگھ اور برکت وغیرہ سے میں نے کوئی بات چیت نہیں کی - عبد الرحمن سے اس لئے مخاطب ہوا - کہ وہ نمبردار ہے

بجواب عدالت: - میں نے یہ بات کہ اس طرح مجھے عبد الرحمن رستہ میں ملا ہے کسی سے نہیں کی

بیان گواہ تہل سنگھ زمیندار ساکن قادیان

گذشتہ ہاڑ میں منگو کی لڑکی فوت ہوئی تھی - جس روز اسے دفن کرنے گئے ہیں - میں رستہ کے ساتھ اپنے کھیت میں کماد گوڈ رہا تھا - میرا کھیت

Digitized by Khilafat Library

قبرستان سے دو کھیت کے فاصلہ پر ہے میں دس بجے تک گوڈی کرتا رہا۔ جنازہ جاتے ہوئے میں نے دیکھا تھا۔ سو ڈیڑھ سو آدمی ساتھ تھا۔ بعد میں بہت تھوڑے احمدی گزرے ہونگے۔ جنازہ کے قریباً ایک گھنٹہ بعد میں روٹی وغیرہ لانے کے لئے قادیان جا رہا تھا۔ کہ ایک کھیت کے فاصلہ پر عبد الرحمٰن نمبردار۔ چرن سنگھ برکت اور جان سے ملا۔ میں نے عبد الرحمٰن سے پوچھا کہ وہ دیر سے کیوں جا رہا ہے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ میں خربوزے درخت کر دانا رہا تھا۔ ۱۵ جون کی رات کو نو بجے میں میلا اور بڈھا جولاہوں کو صبح گوڈی کے لئے اپنے ساتھ جانے کے لئے کہنے گیا۔ تو وہ باتیں کر رہے تھے۔ کہ سنگو کی لڑکی فوت ہو گئی ہے۔ اور احراری کہتے ہیں کہ وہ اسے قبرستان میں دفن ہونے نہیں دیں گے۔

بجواب جرح - میں نے چرن سنگھ برکت اور جان وغیرہ سے کوئی بات چیت نہیں کی۔ جان نے مجھے پوچھا تھا کہ کیا کرتے ہو۔ میں نے کہا۔ گوڈی کرتا ہوں۔ واپسی پر راستہ میں مجھے اور کوئی نہیں ملا۔ میں نے سوائے جنازہ والوں کے اور کوئی آدمی جاتے نہیں دیکھے سوائے عبد الرحمٰن اور اس کے ساتھیوں کے۔ میلا اور بڈھا میرے ساتھ گوڈی کرنے گئے تھے۔ میں نے یہ بات کسی سے نہیں کی تھی۔ میں موروثی ہوں۔ مالک مرزا صاحب ہیں۔

بیان گواہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری بی۔ اے

میں احمدیہ سکول کا ہیڈ ماسٹر ہوں۔ میں گریجوایٹ اور مولوی فاضل ہوں۔ ۱۶ جون کو سنگو کی لڑکی دفن کی گئی تھی۔ میں نے یہ سنا تھا۔ جنازہ جاتے نہیں دیکھا۔ میں سات اور آٹھ بجے کے درمیان اس روز احمدیہ چوک میں گیا تھا۔ اور فخر الدین ملزم کو اپنی دوکان پر بیٹھے دیکھا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ اس وقت کسی کو جنازہ کے لئے جاتے دیکھا ہو۔ میں فخر الدین کی دوکان پر چند منٹ کے لئے بیٹھا تھا۔ اس سے قبل ساڑھے چھ بجے سے لیکر قریباً سات سوا سات بجے تک فخر الدین ملزم میرے پاس دفتر میں بیٹھا رہا تھا۔ جب میں اس کی دوکان پر گیا۔ اس وقت مرزا شریف احمد صاحب اور مرزا البشیر احمد صاحب بھی وہیں تھے۔ ڈاکٹر فضل دین صاحب کے ہاں چوری کے مقدمہ میں مولوی فخر الدین صاحب میرے ساتھ مل کر مسز فضل دین کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کرتے رہے ہیں۔ قادیان اور بٹالہ کی پولیس نے وہ کیس خراب کر دیا تھا۔ اور میں نے سپرنٹنڈنٹ صاحب کے پاس شکائت کی تھی فخر الدین صاحب مجھے کہتے تھے۔ کہ شکائت کرو۔ لالہ وزیر چند قادیان میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر تھا۔ میری شکائت پر سپرنٹنڈنٹ نے ایک انسپکٹر کو تحقیقات کے لئے بھیجا۔ جس نے چالان کیا۔ اور ملزم عدالت سے سزایاب ہوئے۔ مقامی پولیس کو اس بات کا علم تھا۔ کہ فخر الدین ملزم مسز فضل دین کی امداد کر رہا ہے۔ میں نے اور فخر الدین ملزم نے لالہ وزیر چند سے بعض دوستوں کے ذریعہ یہ کہا تھا۔ کہ اگر اس نے ٹھیک طرح تفتیش نہ کی۔ تو ہم S.P. سے شکائت کریں گے۔ اور اگر اس نے بھی توجہ نہ کی۔ تو D. I. G. سے شکائت کریں گے۔

شناخت پریڈ سے قبل فخر الدین ملزم نے مجھے بتایا تھا۔ کہ لالہ وزیر چند اور اس کے ساتھ بعض اور پولیس والوں نے کل مجھے سلام کیا تھا۔ اور اس کے بعد پٹواری نے بعض اور آدمیوں کے ساتھ ملتانی صاحب کہہ کر سلام کیا تھا۔ میں حیران تھا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ اب پتہ لگا ہے کہ میرا نام بھی پریڈ میں ہے۔

بجواب عدالت میں نے S.P. سے زبانی شکائت کی تھی۔ فخر الدین میرے ساتھ نہیں تھا۔ میں نے اور فخر الدین نے ذاتی طور پر لالہ وزیر چند سے نہیں کہا تھا۔ کہ ہم اس کی شکائت کریں گے فخر الدین ملزم ۱۰ جون کو سکول میں میرے ساتھ مسز فضل دین کے کیس کے متعلق بات چیت کرنے آیا تھا۔ میں احمدیہ چوک میں اس لئے گیا تھا۔ کہ دیکھوں سکول کا کوئی لڑکا وہاں نہ پھر رہا ہو۔ میں ہمیشہ ایسی دیکھ بھال کیا کرتا ہوں۔ اس روز کوئی لڑکا نہیں دیکھا تھا۔ فخر الدین سے مجھے کوئی اور کام نہیں تھا۔ جب میں احمدیہ چوک میں گیا۔ میں اس کی دوکان پر اس لئے بیٹھ گیا تھا۔ کہ میاں شریف احمد صاحب وہاں بیٹھے تھے۔ ان سے کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ اس روز سکول کھلنے اور بند ہونے کا صحیح وقت مجھے یاد نہیں۔ غالباً ۶½ سے ۱۱ یا ۱۱½ بجے تک تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ اس روز میں نے کسی کلاس کو کچھ پڑھایا ہو۔ میں نے پولیس میں کوئی بیان نہیں دیا تھا۔

بجواب مکرر جرح - مجھے پولیس نے نہیں بلایا تھا۔

بیان گواہ عزیز الدین صاحب پٹواری

پہلے میں قادیان میں پٹواری تھا ۱۹۲۴ء سے ۱۹۳۶ء تک وہاں رہا ہوں۔ ۲۰ مارچ کو میرا تبادلہ وہاں سے ہوا تھا۔ میں میاں خیر الدین ملزم کو جانتا ہوں۔ یہ امام جماعت احمدیہ کے مختار یا کارکن ہیں۔ اور اس سلسلہ میں میرے پاس آتے رہے ہیں۔ میں ہمیشہ ڈائری کا کام کرتا رہا ہوں وہاں نیشنل لیگ کے جلسے ہوتے رہے ہیں۔ ظہور احمد اور رحمت اللہ شاکر ان میں تقریریں کرتے رہے ہیں۔ یہ پبلک تقریریں ہوتی تھیں۔ ہندو سکھ جو چاہے سن سکتا تھا۔ بعض پولیس اور بعض احرار کے خلاف ہوتی تھیں۔

میں ملزم منگو کو جانتا ہوں۔ سال ڈیڑھ سال کا عرصہ ہوا قادیان میں احراریوں نے ایک جلسہ کیا تھا۔ جس میں عبد الرحمٰن کشمیری ملزم کے خلاف تقریریں کی گئی تھیں۔ تقریریں کرنے والوں کے نام میں نہیں جانتا۔ مسجد ارائیاں میں احراریوں کی تقریریں ہوتی رہی ہیں۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء کے قریب قریب زمانہ میں منگو ملزم نے احراریوں سے علیحدہ ہو کر اہلسنت مسلمانوں کے لئے نماز جمعہ کا الگ اہتمام کیا تھا۔ اور ۴ یا ۵ جمعے علیحدہ ہوئے تھے۔ یہ اسوقت احمدی نہیں تھا

بجواب جرح - مجھے کبھی ڈائری نویسی سے علیحدہ نہیں کیا گیا۔ بوجہ اس کے کہ میں صحیح رپورٹیں نہیں دیتا۔ کچھ عرصہ ہوا یہ حکم ہوا تھا کہ علیحدہ ڈائری نہ لکھو۔ بلکہ پولیس کی ڈائری پر دستخط کیا کرو میں نے کبھی کانفیڈنشل ڈائری کسی کو نہیں بتائی۔

بجواب عدالت - اکتوبر ۱۹۳۴ء کی تاریخ میں اس لئے جانتا ہوں۔ کہ ان دنوں کی ایک رپورٹ کے سلسلہ میں خوشحال سنگھ اسسٹنٹ سب انسپکٹر نے رپورٹ کی تھی۔ کہ میں صحیح ڈائری نہیں دیتا۔ اس کے بعد حکم ہوا کہ میں صرف پولیس کی ڈائری پر دستخط کر دیا کروں۔ جن تقریروں کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ان کی تفاصیل اس وقت ذہن میں نہیں ہیں۔

چند درخواستیں

(۱) خیر الدین و چرن سنگھ گواہان صفائی پر ابتداً اکثر سوالات جرح فاضل عدالت نے خود کئے۔ اور آخر میں بعض سوال کورٹ سب انسپکٹر صاحب نے کئے درخواست وکیل سائلان یہ تھی ان سوالات جرح کے متعلق جو عدالت نے ہر دو گواہان پر کئے ہیں۔ مسل میں یہ نوٹ کیا جائے کہ یہ سوالات فاضل عدالت نے از خود کئے ہیں۔ مگر زبانی درخواست وکیل سائلان سماعت نہیں ہوئی۔ اب تحریری درخواست پیش حضور ہے۔

(۲) سیٹھ آگیا رام گواہ صفائی سے سوال کیا گیا۔ کہ جب عبد الحق احراری ہسپتال بٹالہ سے ڈسچارج ہو کر گیا ہے۔ آپ کو علم ہے کہ وہ معمولی طریق سے قادیان میں داخل ہوا یا جلوس نکالا گیا۔ اگر جلوس نکالا گیا۔ تو کیا اس میں عبد الحق غازی زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ یہ سوال عدالت نے روک دیا۔ جس پر درخواست شامل کی گئی۔

(۳) شیخ عبد الرحمٰن صاحب گواہ صفائی پر فاضل عدالت نے بموجودگی سب کورٹ انسپکٹر صاحب تقریباً کل جرح خود کی وکیل سائلان کی گزارش تھی۔ کہ یہ نوٹ کیا جائے کہ یہ جرح بسوالات عدالت کی جا رہی ہے۔ عدالت نے یہ گزارش سماعت نہ فرمائی۔ اب بذریعہ تحریری درخواست پیش عدالت ہے۔

Digitized by Khilafat Library